بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۵ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ سر درد اور پیٹ میں تکلیف کی وجہ سے حضور کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب دُعائے صحت فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ روپے
سہ ماہی	۶ روپے
ماہوار	۲½ روپے

قیمت
فی پرچہ ۱؍

جلد ۲ | ۱۶ ہجرت ۱۳۲۷ ہش | ۶ رجب ۱۳۶۷ھ | ۱۶ مئی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۱۰

پاکستان دستور ساز اسمبلی کے اہم اجلاس کا انعقاد

قوانین میں متعدد ترامیم پر بحث

کراچی ۱۵ مئی آج پاکستان پارلیمنٹ کا اجلاس آئین بنانے والی جماعت کی حیثیت سے منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں کل ۳۵ اراکین شامل ہوئے۔ جن میں سے ۹ مخالف بنچوں پر تھے۔ صدارت کے فرائض پارلیمنٹ کے نائب صدر مسٹر تمیز الدین خان نے انجام دئے اجلاس شروع ہونے سے قبل تمام اراکین نے وفاق پاکستان سے وفاداری کا حلف اٹھایا۔ وزیر مواصلات سردار عبد الرب نشتر نے دستور ساز اسمبلی کے قوانین کی دفعہ ۵ و ۶ میں ایک ترمیم پیش کی۔ ترمیم میں کہا گیا تھا کہ مجلس آئین ساز کا وہ شخص ممبر نہیں چنا جا سکتا۔ جو پاکستان کا مستقل باشندہ نہ ہو یا ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کے بعد چھ ماہ سے پاکستان میں نہ رہ رہا ہو اس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا اسمبلی میں کئی نشستیں خالی ہیں۔ جن کو پُر کرنے کیلئے اس ترمیم کی ضرورت پیش آئی ہے۔ اس ترمیم میں اراکین نے مزید ترمیمیں پیش کیں اور وزیر خوراک پیرزادہ عبد الستار کی ترمیم پر بڑی دلچسپ بحث ہوئی۔ کانگریسی ممبران نے شکایت کی کہ پیرزادہ عبد الستار کی ترمیم پر غور کرنے کے لئے کافی نوٹس نہیں دیا گیا۔ صاحب صدر نے بالآخر بحث کو کسی اور اجلاس پر ملتوی کر دیا۔ سردار عبد الرب نشتر نے دفعہ ۶۲ میں بھی ترمیم پیش کی۔ اس ترمیم پر بحث ملتوی کر دی گئی ہے اب اجلاس ۱۸ مئی کو منعقد ہونا قرار پایا ہے۔

”امریکہ نے یہودی حکومت کو تسلیم کر کے دنیائے عرب کو زبردست دھوکہ دیا ہے“

تل ابیب پر عرب ہوائی جہازوں کی بمباری

یروشلم ۱۵ مئی۔ ارض مقدس میں عرب فوجوں کے داخل ہونے کے چند گھنٹے بعد اسرائیلیوں کے دار الحکومت تل ابیب پر چھ عرب ہوائی جہازوں نے بمباری کی۔ ہوائی اڈے پر بھی بم برسائے گئے ایک بجلی گھر کو نقصان پہنچا۔ یہودی لڑاکے ہوائی جہازوں نے حملہ آوروں کا مقابلہ کیا۔ طیارہ شکن توپوں نے ان پر آتشباری بھی کی۔ یہودیوں کا کہنا ہے کہ بمباری کے نتیجہ میں سات آدمی ہلاک ہوئے۔ نیز ایک ہوائی جہاز گرا لیا گیا۔ خیال ہے کہ یہ ہوائی جہاز عراق کے شاہی بیڑے سے تعلق رکھتے تھے جو آجکل شرق اردن میں آیا ہوا ہے مصری فوجیں جو کل رات فلسطین میں داخل ہو گئی تھیں ۳۰ میل سے زیادہ اندر گھس گئی ہیں۔ اور کئی مقامات پر قبضہ کر چکی ہیں۔ لبنان اور شام کی فوجیں بھی فلسطین میں داخل ہو کر پیشقدمی کر رہی ہیں۔ تمام ملحقہ عرب ممالک میں مارشل لاء اور محاصرے کی حالت کا اعلان کر دیا گیا ہے فلسطین میں داخل ہونیوالی تمام عرب فوجوں کی تعداد ۱ لاکھ ۲۰ ہزار بتائی جاتی ہے۔ برخلاف اسکے یہودیوں کے پاس اسوقت ۲۰ ہزار مسلح سپاہی موجود ہیں۔ امریکہ اور گواٹامالا نے یہودیوں کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ خیال ہے کہ کینیڈا بھی عنقریب اسے تسلیم کریگا فرانس نے اعلان کیا ہے کہ وہ اس نئی حکومت کو تسلیم کرنے سے پہلے اسکی نیک نیتی معلوم کرنا چاہتا ہے نہ امریکہ کے باشندوں کو اور نہ اقوام متحدہ میں امریکی وفد کو یہ خیال تھا کہ امریکی حکومت اسرائیلی ریاست کو تسلیم کریگی چنانچہ اس خبر سے سخت تعجب کا اظہار کیا گیا۔ امریکی باشندوں کا خیال ہے کہ اب امریکہ شرق وسطیٰ کو ہتھیار اور گولہ بارود بھیج سکیگا۔ اقوام متحدہ میں عرب وفد نے امریکہ پر الزام لگایا ہے کہ اس نے یہودی حکومت کو تسلیم کر کے دنیائے عرب کو صریحاً دھوکہ دیا ہے جنرل اسمبلی نے فلسطین کے متعلق پولیٹیکل کمیٹی کی یہ تجویز مان لی ہے کہ باہمی صلح و صفائی سے مقدس مقامات کی حفاظت کیلئے ایک نمائندہ مقرر کیا جائے۔ نیز اسمبلی نے امریکہ کی یہ تجویز نامنظور کر دی ہے کہ فلسطین میں عارضی طور پر اتحادی حکومت قائم کی جائے۔

ایرانیوں اور روسیوں کے درمیان تصادم — پانچ روسی ہلاک

طہران ۱۵ مئی۔ خبر آئی ہے کہ آذربائیجان کی سرحد پر ایرانی سپاہیوں اور روسیوں کے درمیان جھڑپ ہو گئی۔ جس کے نتیجہ میں پانچ روسی مارے گئے۔ کہا جاتا ہے چالیس روسی سرحد پار کر کے ایران میں داخل ہونیکی کوشش کر رہے تھے کہ ایرانی سپاہیوں نے انہیں آلیا اور مزاحمت کی

کشمیر کمیشن کیلئے تین ملکوں نے اپنے نمائندے نامزد کر دئے

لیک سکسس ۱۵ مئی۔ اقوام متحدہ کے کشمیر کمیشن میں چیکوسلواکیہ بلجیم اور کولمبیا نے اپنا اپنا نمائندہ نامزد کر دیا ہے۔ اطلاع ملی ہے کہ آجکل کشمیر کمیشن کا دفتر جلد سے جلد کام شروع کرنے کے لئے مناسب عملہ اور دیگر ضروریات فراہم کر رہا ہے۔

—— کراچی ۱۵ مئی اس ماہ کے آخر تک ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ایک تجارتی کانفرنس منعقد ہونی قرار پائی ہے۔ اس کانفرنس میں مبادلہ اشیاء کے متعلق بعض تجاویز پر غور کیا جائے گا

بیرونی ممالک میں پاکستانی مویشیوں کی مانگ

لاہور ۱۵ مئی مغربی پنجاب کے مویشیوں کی مشہور ساہی وال نسل اب بیرونی ملکوں میں بھی مقبول ہو رہی ہے دوسرے ملکوں کے مطالبوں کے جواب میں محکمہ ویٹرنری نے ساہی وال نسل کی تین گائیں اور دو بیل سنگاپور کو ایک بیل اور چار گائیں ٹرینیڈاڈ (جزائر غرب الہند) کو دس بیل اور بیس کم عمر گائیں جنوبی روڈیشیا کو بھیجنے کے لئے پرمٹ جاری کئے ہیں۔

مویشیوں کو ذبح کرنے پر پابندی

لاہور ۱۵ مئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے دو ماہ کے لئے ضلع لاہور میں حسب ذیل اقسام کے مویشیوں کے ذبح کی ممانعت کر دی ہے:—

(۱) تین سال سے کم عمر کے مویشی (۲) ۳ سے ۱۰ سال کے نر مویشی جو علاوہ ذبح کے اور کام آ سکتے ہیں (۳) ۳ سے ۱۰ سال کی گائیں جو دودھ دے سکتی ہوں ماسوا ان کے جو بچے نہ پیدا کر سکتی ہوں (۴) دوسرے تمام ایسی گائیں جو دودھ دیتی ہوں یا حاملہ ہوں؛ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے محکمہ ویٹرنری کو اختیار دیدیا ہے کہ وہ اس حکم کی خلاف ورزی کی صورت میں کاروائی کیلئے پولیس کو اطلاع دے۔

باغ جناح میں سائیکل کی ممانعت

لاہور ۱۵ مئی باغ جناح کے اندر سائیکل چلانے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ صبح یا شام کو وہاں لوگ پُرسکون اور خاموش فضا سے لطف اندوز ہونے کیلئے جاتے ہیں۔ مگر سائیکلوں کی وجہ سے اس سکون میں خلل آتا ہے۔ سرکاری باغات کے سپرنٹنڈنٹ صاحب نے سائیکل والوں کی سہولت کے لئے یہ انتظام کر دیا ہے کہ ان کے سائیکل باغ کی سڑکوں کی بیرونی حدوں پر حفاظت میں رکھ لئے جائیں گے

ایڈیٹر:— روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی ▬▬ پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل
۱۶ مئی ۱۹۴۸ء

یہودی ریاست کا قیام

آج بارہ بجے رات فلسطین پر برطانیہ کا انتداب ختم ہو گیا ہے۔ یہودیوں نے گذشتہ دنوں سے کھلم کھلا یہودی حکومت کے قیام کا اعلان کر رکھا ہے۔ یہودیوں کا دعویٰ ہے۔ کہ سوائے چند ایک مقامات کے اس تمام علاقہ میں جو ازروئے تقسیم ان کو دیا گیا ہے۔ یہودی ریاست قائم کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ اور یہودیوں کے تمام عناصر مجتمع ہو کر حکومت کی طرح ڈال دیں گے۔ گویا جس تقسیم پر یو۔ این۔ او عمل نہ کرا سکی۔ یہود اب اس تقسیم بزور بازو عملی جامہ پہنائیں گے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ یہودی اس مہم میں تنہا ہوں۔ اور اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے میں اُن کو ایک یا ایک سے زیادہ بڑی اقوام کی در پردہ حمایت حاصل نہ ہو۔ وہ قومیں خاص کر امریکہ جس کے زور دینے پر تقسیم کی تجویز یو۔ این۔ او میں پاس ہوئی تھی۔ بعض مخفی وجوہات کی وجہ سے براہ راست تقسیم کو عملی جامہ پہنانے سے قاصر تھیں۔ عربوں کے پُرزور احتجاج سے اُن کو خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ کہ اگر انہوں نے تقسیم کی تجویز کو برملا عملی جامہ پہنانے میں مدد دی۔ تو وہ عرب دنیا سے اپنے تعلقات تلخ کر لیں گے۔ اور انہیں بعض سیاسی اور تجارتی نقصان اُٹھانے پڑیں گے۔ انہوں نے بظاہر تو تجویز تقسیم کو ناقابل عمل تسلیم کر لیا۔ تاکہ عربوں میں اپنے رسوخ کو قائم رکھیں۔ مگر در پردہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ایسا طریقہ اختیار کیا ہے۔ کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی بچ جائے۔ یعنی تقسیم کے عملی پہلو سے اجتناب بھی ظاہر ہوتا رہے اور تقسیم ایک حقیقت بھی بن جائے۔ اور ان پر کسی طرح کا الزام بھی نہ آ سکے۔ یہ تو واضح ہے کہ روس کے مقاصد بھی تقسیم ہی سے پایۂ تکمیل تک پہنچتے ہیں اور یو۔ این۔ او اُن ہی اقوام کی نمائندہ ہے۔

یہودیوں نے جو چند گذشتہ دنوں سے آسان کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ وہ صریحاً اس سازش کا پتہ دے رہی ہیں۔ یو۔ این۔ او جو اپنا ٹرسٹی شپ ٹھونسنا چاہتی ہے۔ یقیناً وہ بھی اسی گہری سازش کا ایک حصہ ہے۔ اب عربوں کا مقابلہ یہودیوں کی مختلف پراگندہ پارٹیوں کی بجائے ایک ٹھوس مجموعی طاقت سے ہو گا۔ جس کو نہ صرف اپنی ذاتی طاقت پر ہی اعتماد ہو گا۔ بلکہ کسی نہ کسی بڑی طاقت کی حمایت بھی حاصل ہو گی۔ گو اس طاقت کی بے نقابی فی الحال محال ہے۔ بلکہ ہو سکتا ہے۔ کہ یہودی حکومت کو جلد ہی بعض طاقتیں کھلم کھلا تسلیم کر لیں۔ چنانچہ امریکہ نے اس کے متعلق سوال پر پُر معنی خاموشی کی ہے۔ اگرچہ برطانیہ نے بظاہر کہہ دیا ہے۔ کہ وہ یہودی حکومت کو تسلیم نہیں کرے گا۔ خاص برطانیہ کے فلسطین میں اپنے مفاد دوسری طاقتوں سے کسی قدر مختلف نوعیت رکھتے ہیں۔ اور وہ دل سے تقسیم کا حامی نہیں۔ مگر در پردہ اپنے مفاد کی حفاظت کے لئے دوسری طاقتوں سے مخالفت کی بجائے موافقت کا طریقہ اختیار کرنے پر مجبور ہے اور یہی وجہ ہے۔ کہ کسی باہم طے شدہ پلان کے مطابق وہ یہودیوں کو ماضی قریب میں ایسے مقامات پر بلا شرکت غیرے قبضہ جمانے کا موقع دیتا رہا ہے۔ جن کے متعلق وہ عرب دنیا سے یہ کہہ کر صفائی کر سکتا ہے۔ کہ یہودیوں نے اپنی مضبوط پوزیشن اور دفاعی طاقت کی وجہ سے وہاں کامیابی حاصل کی ہے۔

مسٹر ایمری نے جو کبھی وزیر ہند رہ چکے ہیں اپنے ایک بیان میں جس میں برطانیہ پر فلسطین چھوڑنے سے اس کو خانہ جنگی کے حوالہ کرنے کا الزام لگایا ہے کہا ہے۔

"فلسطین کی تباہی صرف اس صورت میں ٹل سکتی ہے۔ کہ یہودی اپنے پیدا کردہ علاقہ کا دفاع بجز ارادہ اور بلا امداد تھوڑے سے کریں اور دونوں طرفوں کے سیاست دان جلد کسی سمجھوتہ پر پہنچ جائیں۔"

اس بیان سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ گو برطانیہ کی ظاہرا پالیسی یہی ہے۔ کہ فلسطین متحد رہے مگر اس میں ایسے عناصر موجود ہیں۔ جو یہودی ریاست کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں اور اس کے قیام کے خواہشمند ہیں:-

مشرقی پنجاب کے اخبار نویس

معاصر "نوائے وقت" نے "سرراہے" میں مشرقی پنجاب کے اخبار نویسوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

"اگر مقصد فی الحقیقت یہی ہے کہ دونوں ملکوں کے تعلقات خوشگوار رہیں۔ تو اس کی بہترین سبیل یہ ہے کہ دونوں ملکوں کے اخبارات ایک دوسرے کے لیڈروں کے وقار اور ملک کی آزادی کا احترام کریں مگر مشرقی پنجاب اور دہلی کے ہندو اخبارات کا وطیرہ حیات قائد اعظم کو گالیاں دینا اور ہندوستان کو پاکستان پر حملہ کرنے کے لئے ابھارنا ہے"

نوائے وقت نے جو کچھ کہا ہے۔ نہایت درست ہے مشرقی پنجاب کے یہ اخبارات نہ صرف یہ کہ ہمیشہ قائد اعظم محمد علی جناح کو گالیاں دیتے رہتے ہیں۔ بلکہ دراصل ہندو مسلم فسادات کے وہی بانی مبانی بھی ہیں۔ اور غلط اور خود تراشیدہ جھوٹی خبریں نشر کر کے ہندوؤں اور سکھ عوام میں اشتعال انگیزی کرنا ان کا دلپسند مشغلہ ہے۔ جب تک یہ اخبارات اپنا یہ گھناؤنا شغل ترک نہیں کریں گے۔ ناممکن ہے کہ دونوں ملکوں کے باشندوں میں صلح و محبت کا بیج نشوونما پا سکے۔

مشرقی پنجاب کے اخبار نویس منافرت پھیلانے اور پھوٹ ڈالنے کے فن میں ایسے طاق ہیں۔ کہ انہوں نے مغربی پنجاب کے اردو اور انگریزی اخبار نویسوں میں بھی پھوٹ ڈال دی ہے۔ اور وہ اس ذرا سے واقعہ سے کہ کچھ مغربی پنجاب کے اخبار نویس مشرقی پنجاب میں گئے تھے۔ جس فعل کو بعض مغربی پنجاب کے دوسرے اخباری بھائیوں نے برا منایا ناجائز فائدہ اٹھا کر ایسی ایسی بے تکی باتیں لکھ رہے ہیں۔ جس سے یہاں کے اخبار نویسوں میں پھوٹ بڑھ سکے۔ ہم نے الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں اس کا ذکر کیا تھا۔ ہمیں خوشی ہے کہ معاصر "نوائے وقت" اور دوسرے اخباروں نے بھی اس کو محسوس کیا ہے۔ چنانچہ اسی سرراہے میں ہے

"اگر یہ سطور دہلی و امرتسر کے اخبار نویسوں کی نظر سے گذریں۔ تو ہم اُن سے یہ عرض کریں گے۔ کہ وہ پاکستان اور اُس کے اخبارات کو اُن کے حال پر چھوڑ دیں۔ اگر لاہور کے اخبارات میں کوئی اختلاف ہے۔ تو یہ فروعی اور ہنگامی اختلاف ہے۔ اور ہم افہام و تفہیم سے یا آپس میں لڑ جھگڑ کر اسے نپٹا لیں گے۔ یہ بہرحال ہمارا آپس کا معاملہ ہے۔ ہندو اخبارات خواہ مخواہ کیوں دخل در معقولات دے رہے ہیں"

ہمیں اُمید ہے۔ کہ مغربی پنجاب کے اخبار نویس مشرقی پنجاب کے اخبار نویسوں کی چال کا زیادہ دیر تک شکار نہیں بنے رہیں گے۔ اور اس جھگڑے کو محض فضول سمجھ کر چھوڑ دیں گے۔

مغربی پنجاب کی وزارت

ہم نے چار پانچ روز ہوئے اپنے ایک ادارتی نوٹ میں لکھا تھا۔ کہ وزارت کے باہمی جو اختلافات ہیں۔ وزراء کو چاہیئے۔ کہ ان کو پبلک کے سامنے رکھیں تاکہ ممکن ہے۔ اس طرح کوئی علاج نکل آئے۔ ہمارا خیال تھا۔ کہ شاید بعض راز دار لوگوں کو ان اختلافات کا علم ہو گا۔ اور ہم ہی ان سے ناواقف ہیں۔ لیکن آج پاکستان ٹائمز انگریزی اور مغربی پاکستان کے ایڈیٹوریل پڑھ کر معلوم ہوا ہے۔ کہ ان اختلافات کی بھنک اخباری دنیا تک بھی نہیں پہنچی۔ تعجب تو یہ ہے۔ کہ وہ لوگ بھی جو خبر نکالنے میں بڑے طاق سمجھے جاتے ہیں اس راز سے واقف نہیں ہو سکے۔ اگر تو یہ کوئی اصولی اختلافات ہیں۔ تو وزراء کو چاہیئے کہ ان کو بلا تردد ملک و قوم کے سامنے رکھ دیں۔ تاکہ ان کی جانچ پڑتال ہو سکے ظاہر ہے۔ کہ اس طرح وزراء کو صحیح نتیجہ پر پہنچنے میں بھی مدد ملے گی۔ اور لوگوں کے دل میں جو بدظنیاں ان کے خلاف ہیں۔ وہ بھی رفع ہو جائیں گی۔ اور ملکی مفاد کو بھی تقویت پہنچے گی۔

لیکن اگر یہ اختلافات فروعی یا ذاتی قسم کے ہیں۔ تو ہم وزراء سے درخواست کریں گے کہ وہ جتنی جلد ہو سکے۔ ان اختلافات سے بلند ہونے کی کوشش کریں۔ اس وقت ہمارا نیا ملک ایک نہایت نازک دور سے گذر رہا ہے۔ ایسا نازک دور کہ فروعی اور ذاتی اختلافات کی اس میں ذرا گنجائش نہیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ اس وقت ہمارے ملک کی ایسی حالت ہے۔ جس طرح اس مکان کی ہوتی ہے جس کو آگ لگ چکی ہو۔ اور جس کو بجھانے کے لئے نہ صرف مالک بلکہ اس کے دوست اور ہمسایہ بھی ذاتی اور نجی کام بھول جاتے ہیں۔

الغرض یہ کشمکش و پیچ کی حالت عوام کے لئے سوہان روح ہو رہی ہے۔ وزراء کو جلد از جلد عوام کو اس حالت سے نجات دلانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

آج یہ بھی خبر ہے۔ کہ گورنر نے وزراء کے استعفاء واپس کر دیئے ہیں۔ اور پہلی وزارت ہی قائم رہے گی۔ لوگ حیران ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ ایسی صورت میں وزراء کا فرض ہے۔ کہ وہ تمام حالات سے عوام کو مطلع کریں۔ تاکہ ان کے متعلق جو بدظنیاں پیدا ہو چکی ہیں دور ہوں۔ اور اُن کو یقین آ جائے۔ کہ پھر ایسا نہیں ہو گا۔

امریکہ کی تنخواہ دار

رائٹر اس خبر کا ذمہ دار ہے، کہ ایرانی پارلیمنٹ کے اجلاس کے دوران میں احمد رضوی نے چیخ کر کہا۔ کہ ساری مجلس امریکی حکومت کی تنخواہ دار ہے وغیرہ وغیرہ اگرچہ ممکن ہے کہ احمد رضوی روس کا حامی ہو۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہمارے آزاد کہلانے والے اسلامی ممالک کسی نہ کسی بڑی مغربی طاقت کا بری طرح شکار ہو چکے ہوئے ہیں۔ ایران پر ہی کیا موقوف ہے۔ کسی آزاد کہلانے والے اسلامی ملک کو بھی حقیقی آزادی نصیب نہیں۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ ان ممالک میں مادی سامانوں کی کمی ہے۔ بلکہ حقیقی وجہ یہ ہے۔ کہ ہم میں خود اعتمادی نام کو باقی نہیں رہی۔ اور محض دوسروں کے سہارے پر جینا چاہتے ہیں۔ جس کا نتیجہ اقتصادی اور فوجی غلامی

گزشتہ فسادات کی ذمہ داری کس قوم پر ہے؟

ذمہ واری کی تعیین کے لئے چند بنیادی اصول

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

قریباً پچیس سال کا عرصہ ہوا۔ جبکہ میں ابھی نوجوان تھا۔ کہ مجھے ایک مناظرہ کے سننے کا اتفاق ہوا۔ اس مناظرہ میں ہر دو فریق نے خوب زور و شور سے تقریریں کیں۔ اور فریقین کے حامیوں نے بھی خوب دل کھول کر واہ واہ کی لیکن میری طبیعت پر اس مناظرہ کا ایسا خراب اثر ہوا کہ آج تک نہیں بھولتا۔ کیونکہ آخر تک ہر دو مناظر صرف اپنے اپنے حق کی دلیلیں دہراتے رہے۔ اور دوسرے فریق کی پیش کردہ دلیلوں کو توڑنے یا مطابقت دینے کی طرف بالکل توجہ نہیں کی۔ حالانکہ کامیاب مناظر وہی ہوتا ہے۔ جس میں یا تو انسان اپنی دلیلوں کو سچا ثابت کرنے کے ساتھ ساتھ فریق مخالف کی دلیلوں کو بھی غلط ثابت کر دے۔ یا ان کی کوئی ایسی معقول تشریح پیش کرے۔ جس سے مخالف و موافق دلیلوں میں تضاد کی صورت دور ہو جائے۔ اس وقت سے میں نے اس نکتہ کو سمجھا۔ اور میری طبیعت پر اس کا گہرا اثر ہے کہ محض اپنی تائید میں کوئی دلیل پیش کر دینا ہرگز کافی نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لئے موافق و مخالف ہر دو قسم کی دلیلوں پر یکجائی نظر ڈال کر ان کا موازنہ کرنا اور پھر غلط دلیل کو کاٹ کر صحیح دلیل کو قائم کرنا۔ یا دو قسم کی دلیلوں میں مطابقت کی صورت پیدا کر کے ایک آخری نتیجہ نکالنا ضروری ہوتا ہے۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ دنیا میں اکثر مناظرے یکطرفہ بات کو دہراتے چلے جانے کے سوا کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ اور جب دوسرا فریق بھی اپنی یکطرفہ بات کو دہرانے لگتا ہے۔ تو پھر عوام الناس حیران و ششدر ہو کر پریشان ہونے لگتے ہیں۔ کہ کس بات کو سچا سمجھیں۔ اور کس کو جھوٹا۔ کیونکہ دلیلیں دونوں طرف کی موجود ہوتی ہیں۔ مگر کمزور دلیلوں کو کاٹنے یا مضبوط دلیلوں کے مطابق ثابت کرنے کا کوئی سامان موجود نہیں ہوتا۔

گزشتہ فسادات میں بظاہر دونو طرف قتل و غارت ہوا مگر پھر بھی ظالم کو پہچاننا مشکل نہیں

گزشتہ فسادات کے تعلق میں ذمہ داری کے سوال کے متعلق بھی یہی سطحی رنگ اختیار کیا جا رہا ہے یعنی ایک طرف مسلمان یہ شکایت کر رہے ہیں کہ سکھوں اور ہندوؤں نے مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کو قتل کیا۔ ان کی عورتوں کو اغوا کیا ان کی جائدادوں کو تباہ کیا۔ اور ان کے مال و اسباب کو لوٹا۔ اور دوسری طرف ہندو اور سکھ واویلا کر رہے ہیں۔ کہ مغربی پنجاب میں یہی مظالم سکھوں اور ہندوؤں پر توڑے گئے۔ اور آج نو مہینے ہو گئے۔ کہ دونوں فریق کی طرف سے یہی شکایت دہرائی چلی جا رہی ہے۔ مگر کوئی خدا کا بندہ اس بحث کو سلجھانے یا اس میں صحیح راستہ کی تعیین کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ مسلمان واویلا کر رہا ہے۔ کہ مسلمانوں پر ظلم ہوا۔ اور سکھ اور ہندو شور مچا رہے ہیں۔ کہ سکھوں اور ہندوؤں پر ظلم ہوا۔ اور اگر سطحی نظر سے دیکھا جائے۔ تو بظاہر یہ دونوں باتیں درست معلوم ہوتی ہیں۔ کیونکہ اس بات میں کیا شبہ ہے۔ کہ مشرقی پنجاب میں مسلمان لوٹے اور مارے گئے۔ اور مغربی پنجاب میں سکھوں اور ہندوؤں نے نقصان اٹھایا۔ مگر اس سطحی نظارہ سے آگے گزر کر کوئی شخص اس بات کے سوچنے کے لئے تیار نظر نہیں آتا۔ کہ اس ظلم کی اصل ذمہ واری کس فریق پر ہے۔ اور یہ کہ اصل ذمہ داری کی تعیین کا منصفانہ طریق کیا ہے۔ بے شک بعض لوگوں نے اس سوال کو صاف کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر ان کی تقریروں اور تحریروں میں بھی وہ تفصیلی تجزیہ نہیں پایا جاتا۔ جو اس بحث میں صحیح اور صاف صاف نتیجہ تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ اس قسم کی بحثوں کا خاتمہ تو کبھی بھی نہیں ہوا کرتا۔ اور ہر فریق کا ضدی طبقہ "میں نہ مانوں" کے اصول کے ماتحت ہر حال میں اپنی بات دہراتا چلا جاتا ہے۔ مگر صحیح اصول اختیار کرنے سے قوم کا وہ حصہ جو منصفانہ جذبات رکھتا ہے۔ سمجھ جاتا ہے۔ کہ حقیقت کیا ہے۔ اور کم از کم غیر جانبدار لوگوں کو صحیح رائے قائم کرنے کا موقعہ میسر آ جاتا ہے۔ اور یہی ایسی بحثوں کا اصل فائدہ ہوا کرتا ہے۔

اب جہاں تک میں نے اس معاملہ میں سوچا ہے۔ گزشتہ فسادات کی اصل ذمہ داری معین کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم چند مسلمہ بنیادی اصولوں کی تعیین کرنے کے بعد اس بحث میں داخل ہوں۔ یعنی پہلے اصول قائم کریں۔ اور پھر ان اصولوں کی روشنی میں ذمہ واری معین کرنے کی کوشش کریں۔ اور یہ اصول میرے نزدیک اور ہر غیر متعصب شخص کے نزدیک مندرجہ ذیل ہونے چاہئیں:۔

پہل کرنے والا زیادہ ظالم ہوتا ہے

(اول) سب سے پہلی بات جو اس قسم کی بحثوں میں صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لئے ضروری ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس بات کو دیکھا جائے۔ کہ فسادات میں آغاز کس فریق کی طرف سے ہوا ہے۔ عربی میں ایک مشہور قول ہے کہ "البادی اظلم" یعنی پہل کرنے والا زیادہ ظالم ہوتا ہے۔" ظاہر ہے کہ اگر مجھ پر کوئی شخص حملہ کر کے آ جائے۔ تو میں اگر بے غیرت اور بزدل نہیں ہوں۔ تو اپنی جان یا مال یا عزت کی حفاظت کے لئے مقابلہ کروں گا۔ اور بالکل ممکن ہے کہ اس مقابلہ میں حملہ کرنے والا شخص زیادہ چوٹ کھا جائے یا میرے ہاتھ سے قتل ہی ہو جائے۔ لیکن ہر عقلمند کے نزدیک اور ہر متمدن ملک کے قانون کے مطابق ظالم وہی شخص قرار پائے گا۔ جو ظلم میں پہل کر کے مجھ پر حملہ آور ہوا ہے۔ خواہ نقصان عملاً اسی نے زیادہ اٹھایا ہو۔ یہی وجہ ہے۔ کہ خود حفاظتی کے اصول کو جسے انگریزی میں Right of private Defence کہتے ہیں۔ ہر ملک اور ہر مذہب نے تسلیم کیا ہے۔ بے شک عیسائی مذہب کی بعض تعلیمات اس کے خلاف نظر آتی ہیں۔ مگر عیسائیت کی تعلیم کا یہ حصہ محض عارضی اور وقتی نوعیت رکھتا تھا اور مسیحی اقوام کا عملی رویہ ہمیشہ اس عارضی تعلیم کے خلاف اور مندرجہ بالا دائمی اصول کے مطابق رہا ہے۔ سو گزشتہ قیامت خیز فسادات میں سب سے پہلی بات یہ دیکھنی ضروری ہو گی۔ کہ اس خون خرابہ اور قتل و غارت اور لوٹ مار اور آبرو ریزی کے کھیل میں ابتدا کس فریق کی طرف سے ہوئی ہے۔ جو قوم بادی ثابت ہو گی۔ وہی یقیناً اظلم قرار پائے گی اور مسلمانوں کا دعویٰ ہے۔ جس کی تائید میں وہ زبردست دلائل رکھتے ہیں۔ (مگر یہاں ان دلائل کی بحث میں جانا میرا مقصد نہیں بلکہ صرف اصول بتانا اصل غرض ہے) کہ گزشتہ فسادات میں ابتدا یقیناً سکھوں اور ہندوؤں کی طرف سے ہوئی ہے۔ اور ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ ابتداء بھی دو قسم کی ہوتی ہے۔ یعنی ایک تو قولی ابتدا ہوتی ہے۔ اور دوسری فعلی اور عملی ابتداء ہوتی ہے۔ اور حالات کا مطالعہ بتاتا ہے۔ کہ یہ دونوں قسم کی ابتدا سکھوں اور ہندوؤں کی طرف سے ہوئی ہے۔ اور جوں جوں زمانہ کے گزرنے اور طبائع کے جوشوں کے ٹھنڈا ہونے کے ساتھ تاریخ کے نقوش زیادہ معین اور زیادہ واضح ہوتے چلے جائیں گے۔ تو توں توں یہ حقیقت بھی زیادہ روشن ہوتی چلی جائے گی۔ کہ اس خونی ہولی میں پہل ہندوؤں اور سکھوں کی طرف سے ہوئی تھی۔ نہ کہ مسلمانوں کی طرف سے۔

جوابی کارروائی میں بھی معقول حد سے تجاوز کرنا جائز نہیں

(دوم) دوسری بات یہ دیکھنے والی ہے۔ کہ خواہ ابتدا کسی کی طرف سے ہو۔ جب کوئی فریق اپنے جواب میں بھی اعتدال کی حد سے آگے نکل جاتا ہے یعنی جتنا خطرہ اسے دوسرے فریق کی طرف سے پیدا ہوتا ہے۔ یا جس قسم کا حملہ اس کے خلاف کیا جاتا ہے۔ وہ اس کے جواب میں خطرہ اور حملہ کے تناسب سے تجاوز کر کے اپنی جوابی کارروائی کو انتقامی اور ظالمانہ رنگ دے دیتا ہے۔ تو اس صورت میں یہ بظاہر دفاع کرنے والا شخص بھی ظالم بن جاتا ہے۔ مثلاً ایک شخص ایک پتلی سی چھڑی لے کر آپ پر حملہ کرنے کے لئے بڑھتا ہے۔ اور آپ اس کے اس خفیف سے حملہ کو جس سے آپ کی جان کو کوئی حقیقی خطرہ پیدا نہیں ہوتا بہانہ بنا کر حملہ کرنے والے کو جواب میں قتل کر دیتے ہیں۔ اور قتل بھی نہایت بے دردانہ رنگ میں ایذا اور دکھ کا طریق اختیار کر کے کرتے ہیں۔ تو ہر شخص یہی سمجھے گا اور یہی سمجھنے کا حق رکھتا ہے۔ کہ ایسا شخص بظاہر جوابی رنگ رکھتے ہوئے بھی ظالم اور سزا کا مستحق ہے۔ یہ وہ صورت ہے جسے قانون کی اصطلاح میں حفاظت خود اختیاری کے حق سے تجاوز کرنا کہتے ہیں یعنی Exceeding The Right of Private Defence بے شک بعض اوقات ایسی ہنگامی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ افراتفری

حالت میں ایک شخص نیک نیت ہوتے ہوئے بھی خود حفاظتی کے حق سے خفیف سا تجاوز کر جاتا ہے اور اس قسم کے خفیف تجاوز کو حالات پیش آمدہ کے تحت قابل معافی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن جہاں حملہ اور دفاع میں کوئی نسبت ہی نہ ہو۔ اور دفاع کے ناجائز فائدہ اٹھا کر انتہائی ظلم سے کام لیا جائے تو ایسا دفاع بھی یقیناً قابل ملامت اور قابل سزا سمجھا جائے گا۔ چنانچہ گزشتہ فسادات میں کئی جگہ ایسا ہوا۔ کہ بعض مقامات پر سکھوں اور ہندوؤں نے مسلمانوں کو کوئی دھمکی دی۔ اور انہیں تنگ کیا اور چھیڑا اور اس کے جواب میں مسلمانوں نے دفاع اور خود حفاظتی کے خیال سے کوئی جائز تدبیر اختیار کی تو پھر اس دفاعی تدبیر کو بہانہ بنا کر مسلمانوں پر وہ وہ مظالم ڈھائے گئے۔ کہ الامان والحفیظ۔ پس فسادات میں ذمہ داری کی صحیح تعیین کرنے کے لئے اس پہلو کو دیکھنا بھی ضروری ہوگا۔

سازش کا رنگ ذمہ داری کو بہت بڑھا دیتا ہے

(سوم) تیسری بات یہ دیکھنے والی ہے کہ سازش کا رنگ کس قوم کی کارروائیوں میں پایا جاتا ہے۔ دنیا میں اکثر فسادات ہوتے رہتے ہیں۔ اور ان فسادات میں قتل و غارت اور لوٹ مار وغیرہ کی وارداتیں بھی ہو جاتی ہیں۔ مگر بالعموم سے فسادات افراد کے جوش کا ایک وقتی ابال سمجھے جاتے ہیں۔ یعنی یہ کہ کسی وجہ سے دو پارٹیوں کے لوگوں میں اختلاف پیدا ہوا۔ اور یہ اختلاف بعض وجوہات سے جاگ گیا۔ اور پھر اس کے نتیجہ میں ٹکراؤ کی صورت پیدا ہو گئی۔ بے شک ایسے ٹکراؤ بھی قابل افسوس ہیں۔ اور ان میں جو فریق بھی زیادہ ظالم ہے۔ وہ زیادہ قابل ملامت ہے۔ لیکن اگر کسی پارٹی یا قوم کی طرف سے سازش کا رنگ پیدا ہو جائے۔ اور پہلے سے تدبیریں سوچ کر اور سکیم بنا کر دوسری پارٹی کو اپنے حملہ کا نشانہ بنایا جائے۔ تو یہ ایک بدترین قسم کی فرقہ وارانہ ذہنیت ہوگی۔ جو فساد کرنے والی قوم کی ذمہ داری کو یقیناً بہت بڑھا دیگی اور یہ ایک تلخ حقیقت ہے۔ (گو یہ تفصیل میں جانے کا موقعہ نہیں) کہ مشرقی پنجاب میں ایک پہلے سے سوچی ہوئی سکیم کے ماتحت مسلمانوں کو مظالم کا نشانہ بنایا گیا۔ اس میں واقعات اور حالات اتنے واضح اور نمایاں ہیں کہ کسی غیر جانبدار شخص کے لئے شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ ایک سکیم بنائی گئی۔ اس کے مطابق تیاری کی گئی۔ اور پھر اس سکیم اور اس تیاری کے ماتحت ایک منظم صورت میں مسلمانوں کی جانوں اور مالوں اور عزتوں پر حملہ کیا گیا۔ اور اسکے مقابل پر جو مظالم مغربی پنجاب میں سکھوں یا ہندوؤں پر ہوئے وہ بھی بے شک قابل افسوس ہیں۔ مگر اکثر صورتوں میں وہ ایک وقتی اور مقامی جوش کا نتیجہ تھے۔ جس میں کسی قسم کی سازش یا پہلے سے سوچی ہوئی سکیم کا دخل نہیں تھا۔ اور یہ وہ بھاری فرق ہے جس کے ذریعہ دونوں قوموں کی نسبتی ذمہ داری آسانی کے ساتھ معین کی جا سکتی ہے۔

پبلک فسادوں میں حکام کی جانبدارانہ شرکت ایک بدترین داغ ہے

(چہارم) چوتھی بات یہ دیکھنے والی ہے کہ ان فسادات میں دونوں طرف کے حکام اور خصوصاً پولیس اور ملٹری کا کہاں تک دخل رہا ہے۔ فسادات تو ہر ملک اور ہر زمانہ میں ہوتے رہتے ہیں۔ کبھی ان فسادات کا باعث نسلی اختلاف بن جاتا ہے۔ اور کبھی سیاسی اختلاف ان کا موجب ہو جاتا ہے۔ اور کبھی مذہبی اختلاف کو فساد کا بہانہ بنا لیا جاتا ہے۔ مگر ہر متمدن ملک میں، جہاں کم از کم انصاف کی نمائش کی جاتی ہو۔ حکومت کے افسر اس قسم کے پبلک فسادوں میں غیر جانبدار رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ ہر حال میں غیر جانبدار رہے۔ کیونکہ حکومت کی بنیادی غرض و غایت ملک میں امن قائم کرنا ہوتی ہے۔ اور اس کا یہ اولین فرض ہے۔ کہ رعایا کے مختلف طبقوں میں عدل و انصاف کے ترازو کو قائم رکھے۔ دراصل حاکم باپ کے حکم میں ہوتا ہے اور پبلک اولاد کے حکم میں ہوتی ہے۔ اور کون باپ ہے جو اپنے ایک لڑکے کے ساتھ تو اپنا بیٹا سمجھ کر سلوک کرے۔ اور دوسرے لڑکے کو غیر سمجھے اور ایک کو تو اپنی گود میں بٹھائے۔ اور دوسرے کو لٹھ دکھائے۔ اور جو شخص حکومت کا نمائندہ ہو کر اور امن کا محافظ بنکر پھر فساد میں حصہ لیتا اور پبلک کے مختلف طبقوں میں جانبداری کا رویہ اختیار کرتا ہے۔ وہ انسانیت کا بدترین دشمن ہے کیونکہ گو وہ بھیڑوں کا گڈریہ مقرر کیا گیا تھا لیکن اس نے بھیڑیا بنکر اپنے ہی گلہ کی بھیڑوں کو مارنا شروع کر دیا۔ مگر افسوس ہے کہ گزشتہ فسادات میں ہمارے بدقسمت ملک کو یہ سیاہ داغ دیکھنا بھی نصیب تھا۔ یقیناً پاکستان اور ہندوستان میں سے جس ملک میں بھی یہ گندی کھیل کھیلی گئی ہے۔ اور جس ملک کے افسروں نے خود شوریدہ سر پبلک کے ساتھ ہو کر دوسرے فریق کے بے بس افراد کو مظالم کا نشانہ بنایا ہے۔ وہ ان فسادات کے مجرموں میں سے مجرم بڑا ہے۔ جس کی ذمہ داری سے وہ تا قیامت بری نہیں سمجھا جا سکتا۔ پس ذمہ داری کی تعیین کے لئے حکام کی شرکت کے پہلو کو دیکھنا بھی ضروری ہے۔ اور اس پہلو کا مطالعہ ایک غیر متعصب انسان کے لئے اس بارے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں چھوڑتا۔ کہ جس قسم کی برملا اور وسیع شرکت مشرقی پنجاب کی پولیس اور ملٹری نے گزشتہ فسادات میں کی ہے۔ اس کے ساتھ مغربی پنجاب کے حالات کو کوئی نسبت نہیں۔ میں ہرگز یہ دعوےٰ نہیں کرتا کہ مشرقی پنجاب کے سب پولیس اور ملٹری افسر ایک جیسے تھے۔ یقیناً ان میں سے بعض نیک دل بھی ہونگے۔ اور میں یہ دعوےٰ بھی ہرگز نہیں کرتا۔ کہ مغربی پنجاب میں کوئی کالی بھیڑ نہیں۔ یقیناً بعض بے اصول افسروں نے یہاں بھی جانبدارانہ رویہ اختیار کیا ہوگا۔ مگر ہر میدان میں نسبت کو دیکھا جاتا ہے۔ اور یہ نسبت مشرقی پنجاب میں اتنی زیادہ ہے کہ کسی عقلمند کے نزدیک شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ لیکن میں کہہ چکا ہوں۔ کہ اس جگہ مجھے دلائل دینے مقصود نہیں۔ بلکہ صرف اصول کیطرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔

مظالم کی نوعیت اور درجہ کا سوال بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا

(پنجم) پانچویں بات یہ دیکھنی ضروری ہوتی ہے کہ ہر قسم کے فسادات میں مظالم کی نوعیت اور مظالم کا درجہ کس فریق کو زیادہ زیر الزام لاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ عموماً فسادات میں ظلم ہر دو فریق کی طرف سے ہو جاتے ہیں۔ یعنی خواہ ابتدا کسی کی طرف سے ہو۔ اور خواہ حق کسی فریق کے ساتھ ہو۔ جب کوئی فساد ہوتا ہے۔ تو عموماً ہر فریق کیطرف سے ایسے افعال سرزد ہوتے ہیں جنہیں ظاہری نظر میں ظلم اور تشدد کا نام دیا جا سکتا ہے۔ لیکن بہرحال یہ بات دیکھنی ضروری ہوتی ہے اور اس کے بغیر ذمہ داری کی صحیح تعیین نہیں ہو سکتی۔ کہ فریقین کی طرف سے جو مظالم روا رکھے گئے ہیں۔ اور جن افعال کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ ان میں درجہ اور نوعیت کے لحاظ سے کس فریق کے مظالم زیادہ سخت اور زیادہ بھیانک اور زیادہ بے رحمی کا رنگ رکھتے ہیں۔ مثلاً اگر دو فریق کے درمیان کوئی لڑائی ہو جاتی ہے۔ تو خواہ حق کسی کے ساتھ ہو وہ لازماً ایک دوسرے کے خلاف ہاتھ اٹھائینگے۔ اور لازماً ان میں سے ہر فریق کے آدمیوں کو کم و بیش چوٹیں بھی آئینگی یا بعض قتل بھی ہونگے۔ لیکن اگر ان دو فریقوں میں سے ایک فریق زیادہ سختی اور زیادہ بے رحمی کا طریق اختیار کرتا ہے۔ مثلاً صرف قتل ہی نہیں کرتا۔ بلکہ وحشیانہ غصہ میں آکر مقتول کے اعضاء کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔ یا مثلاً تلوار چلاتے ہوئے دانستہ چہرہ پر وار کرتا ہے۔ تاکہ دوسرے کی صورت کو مسخ کر دے۔ اور اس کی زندگی کو اس کے لئے مصیبت بنا دے۔ یا لڑائی میں دوسرے فریق کے جنگجو مردوں سے تجاوز کر کے عورتوں اور بچوں پر بھی وار کرتا ہے۔ یا بوڑھے اور ضعیف مردوں کو بھی موت کی گھاٹ اتارتا ہے۔ یا چھوٹے بچوں کو ماں کے سامنے مار کر یا ماں کو چھوٹے بچوں کے سامنے تہ تیغ کر کے خوش ہوتا ہے تو وہ اپنی پامالی اور درندگی پر خود اپنے ہاتھ سے مہر لگاتا ہے۔ اور فسادات میں اس کی ذمہ داری (خواہ دوسرے حالات کچھ ہوں) انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ اور ایک مشترک مادر وطن کیطرف منسوب ہونے کی وجہ سے ہماری آنکھیں شرم سے زمین میں گڑ جاتی ہیں۔ کہ مشرقی پنجاب میں ایسے واقعات ایک نہیں دس بیس نہیں سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں ہوئے۔ اور لاکھوں دیکھنے والوں نے ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ مگر اپنی قوم کے ان انتہائی وحشیانہ افعال کے باوجود کسی برادر وطن کو یہ ہمت نہیں ہوئی۔ کہ وہ ان افعال سے برأت اور نفرت کا اظہار کرے۔ گویا قومیت کا جذبہ انسانیت پر بھی غالب آگیا۔ اور شرافت پر درندگی نے فتح پائی۔

ہمارے مقدس آقا کا مقدس ارشاد

ہمارے مقدس آقا صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ کس قدر پاک اسوہ ہے۔ کہ آپ ہر فوجی دستہ کو حملہ آوروں کے خلاف بھجواتے ہوئے تکرار اور اصرار کے ساتھ یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ:-

"دیکھو تمہیں جس قوم کے خلاف بھی لڑنے کا موقعہ پیش آئے۔ ان کے متعلق اس اصول کو ہرگز نہ بھولنا کہ عورتوں اور بچوں کے خلاف ہاتھ نہ اٹھایا جائے۔ بوڑھے اور بیمار مردوں پر وار نہ کیا جائے۔ وہ لوگ جو اپنی زندگیاں مذہب کی خدمت کے لئے وقف رکھتے ہیں خواہ یہ مذہب کوئی ہو انہیں اپنے حملہ کا نشانہ نہ بنایا جائے اور جو شخص تم پر حملہ کرنے کے لئے بڑھتا ہے۔ اس کے متعلق بھی یہ احتیاط رکھو۔ کہ تمہارے دفاعی وار سے اس کے چہرہ پر زخم نہ آئے۔ اور دیکھو مقتولوں کے اعضاء کو ہرگز نہ کاٹا کرو۔ اور غیر مسلموں کی عبادتگاہوں کو کسی صورت میں بھی نقصان نہ پہنچاؤ۔"

یہ وہ پاک نصیحت ہے جو ہمارے مقدس آقا نے آج سے مغربی پنجاب کے غلاموں کو تیرہ سو سال پہلے سے دے رکھی ہے۔ اگر باوجود اس کے

کسی مسلمان کہلانے والے نے اس حکم کو توڑا ہے۔ تو اسکی ذات اس خلاف ورزی کی ذمہ دار ہے۔ اور دوسرے مسلمانوں کو اس کے فعل سے بیزاری کا اظہار کرنا چاہیئے۔ لیکن جو کچھ مشرقی پنجاب میں ہوا ہے وہ ہم سب کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ بچوں کو ان کی روتی چلاتی ماؤں کے سامنے قتل کیا گیا۔ ماؤں کو ان کے سہمے ہوئے بچوں کے سامنے موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ بوڑھے اور بیمار مردوں کو انتہائی درندگی کے ساتھ ذبح کیا گیا۔ مذہب کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف رکھنے والے لوگوں کو وحشیانہ مظالم کا نشانہ بنایا گیا۔ مساجد کو مسمار کیا گیا۔ عورتوں کو اغوا کیا گیا اور قتل و غارت اور لوٹ مار میں وہ وہ ظالمانہ طریق اختیار کئے گئے کہ انسانیت انکے تصور سے شرماتی ہے۔ وقت گذر گیا ہے۔ زخم بھی غالباً کچھ عرصہ کے بعد مندمل ہو جائینگے مگر یہ تلخ یاد ہمیشہ زندہ رہے گی۔ کہ ایک انسان دوسرے انسان کے خلاف درندگی کے کس ادنیٰ ترین گڑھے میں گر سکتا ہے۔ میں کہہ چکا ہوں کہ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو یہ دعوت کرتے ہیں کہ مغربی پنجاب میں کوئی ظلم نہیں ہوا۔ میں جانتا ہوں اور دیکھنے والے مجھے بتاتے ہیں کہ مغربی پنجاب میں قتل و غارت بھی ہوا لوٹ مار بھی ہوئی۔ اغوا کی وارداتیں بھی وقوع میں آئیں اور بعض دوسرے مظالم بھی ہوئے۔ ان چیزوں کا انکار کرنا صداقت کی طرف سے آنکھیں بند کرنا ہے۔ یہ مظالم خواہ دوسرے فریق کے جواب میں تھے یا وقتی فرقہ وارانہ جوش کا ابال تھے بہرحال مغربی پنجاب میں مظالم کے وجود سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ مگر ان مظالم کو ان مظالم سے کوئی نسبت نہیں جو مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کے خلاف روا رکھے گئے۔ اعداد کے لحاظ سے دیکھو۔ جواب میں جو جارحانہ کرنے کے نظریہ دیکھو۔ سازش کے پہلو کے لحاظ سے دیکھو۔ حکام کی شرکت کو دیکھو۔ مظالم کی نوعیت اور درجہ کو دیکھو اور عبادتگاہوں کی بے حرمتی کو دیکھو ان سب باتوں کا جواب ایک ہے اور صرف ایک۔ لیکن غالباً ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ہمارے برادران وطن گذشتہ ایام کی کارروائیوں کو ٹھنڈے دل سے سوچ سکیں یا انصاف کی نظر سے دیکھ سکیں۔ مگر کم از کم ہمیں ان مسلمہ اصولوں کو تو نہیں بھولنا چاہیئے جو اس قسم کے فسادات میں ذمہ داری کی صحیح تعیین میں مدد دے سکتے ہیں۔ صداقت کی زمین ہر وقت تیار رہنی چاہیئے۔ خواہ بیج بونے کا وقت بعد میں آئے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

اسلام اور احمدیت کی تائید میں اللہ تعالیٰ کے مہیا کردہ دلائل و براہین

مرتبہ خورشید احمد

لاہور ۱۳ ماہ ہجرت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج بعد نماز مغرب مجلس احباب میں تشریف فرما ہو کر جو حقائق و معارف بیان فرمائے ان کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

روحانی اصلاح کے متعلق اللہ تعالیٰ کا طریق

فرمایا:۔ میں نے کل بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ جب بھی دنیا میں کوئی انقلاب پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اور اصلاح جاری کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کا طریق اس نے یہ رکھا ہے کہ وہ کام کو اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان تقسیم کر لیتا ہے۔ کچھ کام وہ اپنے ذمے لے لیتا ہے۔ اور کچھ کام کی ذمہ داری بندوں کو دیدیتا ہے۔ اپنے ذمے اس نے معجزات اور آیات کا مہیا کرنا۔ تائیدات سماوی کے سامان پیدا کرنا اور دلائل و براہین مہیا کرنا رکھا۔ اور درحقیقت یہی چیزیں ہیں۔ جن سے قلوب فتح ہوتے ہیں روحانی بیداری پیدا ہوتی اور ایمان کو تقویت ملتی ہے دنیا میں جس طرح فوج کیلئے گولہ بارود تیار ہوتی ہیں اور بندوقیں اور توپیں ہوتی ہیں۔ اسی طرح یہ چیزیں روحانی فوج کا گولہ بارود بندوقیں اور توپیں ہیں۔ تائید سماوی مومن کیلئے وہ روحانی ٹینک اور لاریاں ہوتی ہیں جو اسے اٹھا کر کہیں سے کہیں پہنچا دیتی ہیں۔ قہری نشان توپوں اور رائفلوں کے قائمقام ہوتے ہیں خدا کی مدد اور نصرت کے سامان ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جیسے دنیوی فوج کے لئے کھانے پینے کے سامان لباس ہسپتال اور دیگر لوازمات ہوتے ہیں۔ دلائل و براہین کو روحانی فوج کا وہ پانچواں عنصر سمجھو۔ جو دنیا میں اس کے حق میں پراپیگنڈا کرتا اور اس کے لئے مناسب فضا پیدا کرتا ہے۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ الٰہی سلسلوں کے لئے ایسے براہین مہیا کرتا ہے۔ جو عقلی طور پر ناقابل تردید ہوتے ہیں

وفات مسیح کا معرکۃ الآرا مسئلہ

احمدیت کے ذریعے اسلام کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے جو دلائل و براہین مہیا کئے ان کی مثال دیتے ہوئے حضور نے مسئلہ وفات مسیح کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اب مجبور ہو کر مسلمان پھر وفات مسیح کے عقیدے کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ اور ان میں سے بہت سے کہہ دیتے ہیں کہ عقیدہ حیات مسیح تو ہے ہی عقل کے خلاف مگر اس میں کیا شبہ ہے کہ کچھ عرصہ قبل تمام مسلمان حیات مسیح کے قائل تھے اور وہ اپنے اس عقیدہ کی بنیاد قرآن مجید پر رکھتے تھے اسی عقیدہ کو نہ ماننے کی وجہ سے ہی علماء نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کفر کے فتوے لگائے۔ جو لوگ آج حیات مسیح کو خلاف عقل قرار دیتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نعوذ باللہ دجال اور مفتری سمجھتے ہیں۔ کیا وہ دوسرے الفاظ میں یہ اقرار نہیں کرتے کہ تیرہ سو سال تک مسلمانوں کے تمام اکابر اور علماء ایک غلطی میں مبتلا رہے اور ان میں سے کسی کو اس غلطی کی اصلاح کرنے کی توفیق نہ ملی۔ آخر تیرہ سو سال کے بعد کسی مومن اور کسی ... کو نہیں بلکہ نعوذ باللہ ایک دجال کو یہ توفیق ملی کہ وہ امت کی اس غلطی کی اصلاح کرے۔

اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قبل بھی بعض لوگ مسلمانوں میں سے ایسے گذرے ہیں جو وفات مسیح کے قائل تھے۔ لیکن ان میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں بہت بڑا فرق ہے۔ وہ لوگ صرف عقلی طور پر وفات مسیح کے قائل تھے۔ لیکن قرآن سے ثابت نہیں کر سکتے تھے۔ قرآن کے متعلق یہی سمجھا جاتا تھا۔ کہ اس سے حیات مسیح ثابت ہے۔ گویا ان کا عقیدہ وفات مسیح رکھنے سے قرآن مجید پر یہ اعتراض پیدا ہوتا تھا کہ وہ خلاف عقل باتیں پیش کرتا ہے۔ (نعوذ باللہ) اس کے بالمقابل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید سے ہی وفات مسیح کو ثابت کیا اور اس طرح قرآن مجید کو ایک بہت بڑے اعتراض سے بچا لیا اور یہ ثابت کر دیا کہ قرآن بھی وہی کہتا ہے۔ جو عقل کہتی ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور عقلی طور پر وفات مسیح ماننے والوں میں ایک اور بہت بڑا فرق یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تورات اور انجیل سے بھی وفات مسیح ثابت کی

عیسائیوں کا سب سے بڑا مسئلہ

دراصل عقیدہ حیات مسیح اس لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ ہے کہ ایک ایسی قوم کا یہ بنیادی مسئلہ ہے۔ جو دنیا میں اس وقت غالب ہے یعنی عیسائی جو اس وقت بھی دنیا کے قریباً ہر حصہ میں اپنا اثر اور اقتدار رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تورات اور انجیل سے وفات مسیح ثابت کر کے دنیا کی غالب قوم کے سب سے بڑے مسئلہ کو باطل کر دیا۔ عیسائیوں کے سب سے بڑے مسئلے یعنی کفارہ کی بنیاد اس عقیدہ پر ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر مرے۔ اور بعد میں خدا نے انہیں زندہ کر کے اپنی طرف اٹھا لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف عقل سے قرآن مجید سے بلکہ تورات اور انجیل سے بھی ایک طرف تو یہ ثابت کر دیا کہ صلیب پر آپ نہیں مرے اور دوسری طرف یہ ثابت کیا کہ بعد میں آپ زندہ آسمان پر نہیں چڑھے بلکہ وفات پا گئے۔ گویا حضرت مسیح کی جس موت پر عیسائیت کا انحصار تھا اسے آپ نے مسیح کی حیات ثابت کر دیا۔ اور حضرت مسیح کی جس حیات پر عیسائیت کا انحصار تھا اسے ان کی موت ثابت کر دیا اور اس طرح ان کے سب سے بڑے مسئلے یعنی کفارہ کو باطل کر دیا اور یہ سب کچھ خود انہی کی مسلمات سے ثابت کیا گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وفات مسیح کو ایسے طور پر پیش کیا جس سے اسلام اور قرآن مجید کی عزت قائم ہوئی اور عیسائیت اور اس کا سب سے بڑا مسئلہ کفارہ باطل ہو گیا (والحمد للہ)

مسئلہ نسخ قرآن

حضور نے اسی سلسلے میں مسئلہ نسخ قرآن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔ پھر مسلمانوں کا یہ عقیدہ تھا کہ قرآن مجید کی بعض آیات منسوخ ہو گئی ہیں، اور چونکہ اسباد سے میں بھی اختلاف تھا کہ کونسی آیات منسوخ ہیں اور کونسی نہیں اس لئے اس عقیدہ کی وجہ سے قرآن کی ساری آیات ہی مشکوک ہو گئی تھیں اور کسی آیت کا بھی اعتبار نہ رہا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ہر لحاظ سے اس عقیدہ کا غلط ہونا ثابت کیا اور اس طرح اسلام کو ایک اور بہت بڑے اعتراض سے بچا لیا گو بعض اور لوگ بھی ایسے گذرے ہیں جو عقیدہ نسخ قرآن کے قائل نہیں تھے۔ لیکن اول تو وہ سراسر کا طور پر لیا سمجھتے تھے اور دوسرے

دو قرآن مجید میں خطابیات کے قائل تھے۔ بعض
وہ سمجھتے تھے کہ قرآن میں بہت سی ایسی باتیں
موجود ہیں جو حقیقتاً اسلامی عقائد کا حصہ نہیں
ہیں۔ بلکہ وہ عنصری طور پر بیان کر دی گئی ہیں
جیسے مثلاً اگر کوئی کہے کہ جی ہاں میں تو بڑا
احمق ٹھہرا! تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ وہ
واقعی اپنے آپ کو احمق سمجھتا ہے۔ بلکہ
اس کا مطلب صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ میں
تو احمق نہیں ہوں۔ لیکن وہ مجھے ایسا سمجھتا
ہے۔

ظاہر ہے کہ قرآن مجید میں خطابیات کو
تسلیم کر کے بھی اس کا اعتبار اٹھ جاتا ہے
حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہلے شخص ہیں جنہوں
نے نہایت تفصیل کے ساتھ اور ناقابل تردید
دلائل سے یہ ثابت کیا کہ قرآن مجید میں نسخ
ہے اور نہ خطابیات بلکہ وہ سارے کا سارا
ہمیشہ کے لئے قابل عمل ہے اور اس کی ہر آیت
دوسری آیت سے وابستہ ہے۔ اور ساری
آیات نہایت اعلےٰ ترتیب اور ربط اپنے
اندر رکھتی ہیں۔ چنانچہ میری لکھی ہوئی تفسیر پڑھ
کر دیکھ لو۔ اس میں کوئی آیت ایسی نہیں ملے گی
جس کا دوسری آیت سے جوڑ نہ ہو۔ اس ربط
کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ نتیجہ ہے کہ ہمارے کئے
ہوئے معانی دوسروں سے بہت بلند اور
ارفع ہو جاتے ہیں

اسی طرح آمین اور رفع یدین کے چھوٹے
چھوٹے مسائل پر مسلمانوں میں سخت جھگڑے
ہو رہے تھے اور ایک دوسرے پر کفر کے فتوے
لگ رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
نے آکر اللہ تعالےٰ کے مہیا کردہ دلائل اور
براہین سے ثابت کیا کہ چونکہ اسلام دین
فطرت ہے اسلئے اس نے مختلف طبائع کے
حالات کے مطابق یہ احکام دے دیئے ہیں۔
ان میں جھگڑنا بالکل فضول ہے۔

غرض تیرہ سو سال میں اسلام پر اور قرآن پر
جس قدر اعتراضات وارد ہوتے تھے حضرت
مسیح موعود علیہ السلام نے آکر ان سب کو دور فرمایا
کیا کوئی مان سکتا ہے کہ تیرہ سو سال میں کسی کو
تو یہ توفیق نہ ملی کہ وہ اسلام پر ہونیوالے اعتراضات
کو دور کرے لیکن جب تیرہ سو سال کے بعد
مسیح کی بعثت کا زمانہ آیا تو خدا نے اسے تو نہ بھیجا
البتہ ایک دجال کو نعوذ باللہ بھیجدیا جس نے
ان تمام اعتراضات کو حل کر کے قرآن کو
ایک زندہ کتاب ثابت کیا؟

مفتی اعظم فلسطین سے ملاقات

از مکرم نور احمد صاحب منیر مبلغ دمشق

خانہ جنگی

فلسطین کی موجودہ خانہ جنگی
کا اثر زیادہ تر ملک شام پر
ہے۔ اور شامی پبلک کو اس سلسلہ میں زیادہ
مصروفیات اور اہم امور متعلقہ فلسطین کی سر
انجام دہی کرنی پڑتی ہے۔ اسکی سب سے بڑی
وجہ یہ ہے کہ اگر خدانخواستہ فلسطین میں یہودی
ریاست کے وجود کا خواب شرمندہ تعبیر ہو گیا
تو اس کا براہ راست اثر شام پر اقتصادی
سیاسی اور اجتماعی طور پر ہوگا۔ عرب لیگ
کے کئی ممبران اور عرب ہائر کمیٹی کے کئی افراد
آج کل دمشق میں تشریف فرما ہیں۔ تاکہ فلسطین
میں خونی اور ناری ہونے والے روزمرہ کے
واقعات کی نگہداشت کر سکیں اور معینہ متورہ
مواد کو دے سکیں۔

ملاقاتیں

خاکسار اس وقت تک فلسطین
آزاد حکومت کے کئی ممبران
سے ملاقات کر چکا ہے۔ چنانچہ گذشتہ ایام
میں خاکسار کو معین بک الماضی اور عزت بک
دروزہ سے کئی ملاقاتوں کا اتفاق ہوا۔
یہ ملاقاتیں دراصل فلسطین میں ہمارے مرکز
"کبابیر" کی حفاظت کے سلسلہ میں تھیں
اور اس سلسلہ میں ان دونوں صاحبان نے کسی
حد تک ہماری کافی رہنمائی کی۔ عاجز نے
السید معین بک الماضی سے فلسطین کے متعلق
بعض اہم امور کا ایک ملاقات میں ذکر کیا۔ تو
انہوں نے مجھ سے خواہش کی کہ آپ کو مفتی
اعظم فلسطین سے اس سلسلہ میں ضرور ملاقات
کرنی چاہیئے۔ چنانچہ عاجز نے مفتی اعظم الحاج
امین الحسینی کے پرائیویٹ سکرٹری سے
ملاقات کر کے وقت مقرر
کروایا۔

مفتی اعظم

مفتی صاحب موصوف سے ملاقات
کرنے کے لئے عاجز دمشق کے
سب سے بڑے ہوٹل اورنٹ پیلیس میں حاضر
ہوا۔ ہوٹل کی در و دیوار مفتی اعظم جیسی شخصیت
عظمیٰ کی رہائش کا علم دے رہی تھی۔ جب کہ
پولیس اور فوج کا زبردست پہرہ اور ہر آنے
والے پر کڑی نگرانی کی جا رہی تھی۔ خاکسار
جاتے ہی۔ "غرفۃ الزائرین" میں بیٹھ
گیا اور نام و تاریخ ۲۱ رکھ لکھنے کے بعد خاکسار
غرفۃ الاستقبال میں حاضر ہوا۔ مفتی
اعظم دروازہ پر کھڑے تھے اور اپنے
پاس کی کرسی پر بٹھلاتے ہوئے دریافت
کیا کیا آپ عربی بولتے ہیں؟ میں نے مسکراتے
ہوئے کہا۔ نعم! "ساتکلم مع حضرتکم السامی
بلغۃ عربیۃ" عاجز نے سب سے پہلے اپنا
تعارف کرایا اور امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا
بشیر الدین محمود احمد صاحب کی مساعی متعلقہ
فلسطین کا ذکر کیا۔ نیز بتایا کہ احمدیت بیرونی
دنیا میں عربوں کے حق میں ہمیشہ پروپیگنڈا
کرتے ہیں اور صحافت احمدیت نے اس سلسلہ میں
نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں۔ اس موقعہ پر عاجز
نے اپنے بیانات متعلقہ فلسطین جو دمشق اور بیروت کے
اخبار میں شائع ہو چکے ہیں۔ وہ پڑھ کر سنائے۔ آپ
بڑے خوش ہوئے اور کہنے لگے "اشکرکم علےٰ
ھذہ العواطف" اور اس فقرہ کو بار بار دہرایا۔

پتہ جات مطلوب ہیں!!

نظارت ہذا کو مندرجہ ذیل احباب کے پتہ جات مطلوب ہیں۔ جس دوست کو انہیں سے کسی کا پتہ علم ہو
یا اگر یہ دوست خود اس اعلان کو پڑھیں تو براہ مہربانی اپنے اپنے پتہ سے نظارت ہذا کو جلد آگاہ فرماویں۔
نظارت بیت المال

(۱) ماسٹر محمد حسن صاحب تاجر سابق مدرس گرلز سکول قادیان
(۲) مولوی عبد الرشید صاحب ولد فیض محمد صاحب مولوی فاضل عربک ٹیچر فتح گڑھ فیروز پور
(۳) شیخ محمد خورشید صاحب سٹینو گرافر دفتر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ دہلی۔
(۴) ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب دندان ساز محلہ دار الفضل قادیان
(۵) عبد الرزاق صاحب ورد ولد احمد دین صاحب آف پوچھ بلازم ملٹری
(۶) مولوی عبد المجید صاحب ولد فیض محمد صاحب زیروی بی اے عربک ٹیچر مڈل سکول چندوالہ
بیجے شاہ فیروز پور

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب
کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔ غلام محمد آف
میاں والی۔

(۲) کمال الدین صاحب نے پینگاڈی (ملابار)
سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ ان کے والد
جناب سی کنجی احمد صاحب وفات پا گئے ہیں۔
انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب ان
کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا
فرمائیں۔

(۳) احمد صادق بنگالی متعلم مدرسہ احمدیہ ابن
مولوی علی انور صاحب آف بنگال عرصہ تین چار
ماہ سے بیمار ہے اور اب چنیوٹ کے ہسپتال
میں زیر علاج ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں
خاکسار صلاح الدین ناصر خلف چوہدری الہاشم
خاں ۸ جے ماڈل ٹاؤن لاہور

(۴) چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت
احمدیہ فیروز پور ضلع گوجرانوالہ کے نواسہ عزیز
محمد ارشد کو سر میں بیماری کی وجہ سے تکلیف
ہے۔ احباب عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ اور
درازئ عمر کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں
خاکسار محمد اسمٰعیل مہاجر کاتب۔

(۵) میرے چھوٹے بھائی ضیاء الحق کا امتحان
مرتضٰی سے شروع ہے۔ احباب جماعت دعا
فرمائیں اللہ تعالےٰ کامیاب کرے۔
خاکسار محمد احمد احمدی دواخانہ دار الشفاء
خانیوال کچہری بازار

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل اور
رحم سے مجھے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے سیدنا
حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ
العزیز نے نام عنایت علی تجویز فرمایا ہے
دعا کے لئے درخواست ہے کہ
اللہ تعالےٰ مولود کو اپنا حقیقی عاشق بنا دے
اور خادم دین ہو۔ مبارک علی طالب پوری
واقف زندگی۔ بیت المسیح قادیان

"نظارت تعلیم جماعت کے ہر یتیم بچے کو تعلیمی امداد دیگی"!

امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان فوراً کوائف ارسال فرمائیں

فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْہَرْ!

(از جناب عبدالسلام صاحب اختر۔ ایم۔ اے نائب ناظر تعلیم و تربیت)

احباب کو علم ہے۔ کہ زندہ جماعتوں پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوا کرتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ان کے افراد ایک دوسرے کا سہارا ہوتے ہیں اور وہ نہ صرف ایک دوسرے کی زندگی ہی میں سہارا ہوتے ہیں۔ بلکہ جب اُن میں سے کوئی فوت ہو جائے۔ تو دوسرے افراد مل کر اس کے پس ماندگان کی بقا کا موجب ہوتے ہیں۔ اگر ہماری جماعت میں قومیت کا یہ احساس پیدا ہو جائے۔ تو میں وثوق سے کہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قربانی۔ ایثار اور یکجہتی کے میدان میں دنیا کی کوئی قوم بھی ہمارا مقابلہ نہ کر سکے گی۔

اس سلسلے میں احباب کو علم ہوگا۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے انتظام کے ماتحت ایک صیغہ دارالشیوخ کے نام سے قائم ہے۔ دوست حتی الوسع اس کی امداد بھی کرتے رہتے ہیں۔ اس صیغہ میں قادیان میں تقریباً ستر کے قریب بچے داخل تھے اور اب بھی یہ تعداد کم و بیش اتنی ہی ہے۔ گو مرکز سے دور ہونے کی وجہ سے کسی قدر بکھری ہوئی ہے پس باوجود اس کے کہ ہمارے ذرائع کم ہیں۔ اور اس وقت جماعت کی مالی حالت ایسی ہے کہ ہم باوجود خواہش کے جماعت کے کمزور اور قابل تعلیم بچوں کو حسب معیار تعلیم نہیں دلوا سکتے پھر بھی ہم نے اس امر کا بیڑہ اُٹھایا ہے۔ کہ ہماری جماعت کے یتیم بچوں میں سے کوئی بچہ بھی کم از کم ابتدائی تعلیم سے محروم نہ رہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ تو ہم اُسے کسی قدر تعلیم دلوانے کے بعد ایسے کام پر لگا سکیں جس سے اُس کی باعزت روزی کا سامان پیدا ہوتا ہے یا پھر اس میں اتنی سعادت پیدا ہو جائے۔ کہ وہ اپنی زندگی امام وقت کے حضور پیش کر کے سعادت دارین حاصل کرے

پس جہاں جہاں جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے قائم ہے۔ وہاں کے امیر یا پریذیڈنٹ جماعت ہمیں اطلاع دیں۔ کہ کیا اُن کی جماعت میں کوئی یتیم بچہ ہے۔ پھر کیا اُس کے حالات ایسے تو نہیں۔ کہ وہ جماعت پر ایک بوجھ ہو اگر احباب جماعت یہ سمجھیں کہ وہ تعلیم کے قابل ہے۔ تو وہ براہ کرم اُس کے مفصل کوائف لکھیں اور ہماری طرف سے اطلاع جانے پر۔ کہ لڑکا بھیج دیا جائے ایسے طالب علم کو دفتر تعلیم و تربیت میں بھجوا دیا جائے ہم انشاء اللہ تعالیٰ حتی الوسع اس کا پورا خرچ اُٹھا کر اُسے مناسب تعلیم دلوائیں گے۔ اور اُسے دینی اور دنیوی رنگ میں بہتر بنانے کی کوشش کریں گے۔

کیا احباب جماعت اس کام میں ہماری امداد فرمائیں گے؟

یہ واضح رہے کہ صرف ایسے بچوں کے متعلق اطلاع دی جائے جو حقیقتاً ابھی تک بغیر کسی انتظام کے ہوں۔ جن بچوں کو اُن کے رشتہ داروں نے اپنی کفالت میں لے لیا ہو۔ یا جماعت نے اُن کا مقامی طور پر کوئی انتظام کر لیا ہو۔ ان کے متعلق اطلاع دینے کی ضرورت نہیں لیکن جو بچے ابھی تک بغیر کسی انتظام کے ہیں۔ اُن کے متعلق مرکز کو اطلاع نہ دینا بے حد افسوسناک ہوگا۔ بلکہ میرے نزدیک جرم ہوگا۔ کیونکہ جماعت کو یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ بچے اُن کے بچے ہیں اور اگر وہ ان کی نگہداشت نہیں کریں گے۔ تو اس کی ذمہ داری اُن پر عائد ہوگی۔

بقیہ امور بذریعہ خط و کتابت طے فرمائیں

میٹرک پاس غیر منتخب شدہ واقفین زندگی

بعض دوستوں نے حضور کی تحریک پر زندگی وقف کی تھی۔ ان سے حسب حال کام نہ ہونے کی وجہ سے ان کو نہیں بلایا گیا تھا۔ اب خدا تعالیٰ نے ان کے لئے بھی خدمت دین کا موقع پیدا کر دیا ہے۔ لہٰذا وہ اپنے موجودہ پتوں سے مطلع فرمائیں۔ نیز وہ دوست بھی جو میٹرک ہوں اور نوجوان ہوں اور انہوں نے تا حال کسی وجہ سے زندگی وقف نہ کی ہو اور اب کرنا چاہتے ہوں۔ دفتر ہذا کو اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان جسونت بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور)

تبلیغی جہاد کے لئے واقفین زندگی کی ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تبلیغ کی توسیع کے پیش نظر دیہاتی مبلغین کی سکیم جاری فرمائی ہے۔ ایسے دوست جو دیہات میں تبلیغی کام کر سکنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ وہ خاص طور پر آگے بڑھ کر اپنا نام واقفین کے زمرہ میں پیش فرمائیں اور ثواب دارین حاصل فرمائیں۔ دیہاتی تبلیغ کے لئے وقف کی مختصر شرائط حسب ذیل ہیں:۔

(۱) اپنی زندگی حقیقی طور پر خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے وقف کی جائے۔ (۲) کم از کم پرائمری پاس یا اس کے برابر علمی قابلیت ہو۔ (۳) تعلیم کے بعد کم از کم دو سال بغیر وظیفہ یا الاؤنس گاؤں بہ گاؤں پھر کر تبلیغ کرنے کا عہد کیا جائے۔

نوٹ:۔ تعلیم کا انتظام ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی نگرانی میں ہوگا۔ کلاس شروع ہونے والی ہے اس لئے دوست جلد از جلد اپنے نام پیش فرمائیں۔ تاکہ انہیں انٹرویو کے لئے بلایا جا سکے۔

(نائب وکیل الدیوان تحریک جدید جسونت بلڈنگ جودھامل روڈ۔ لاہور)

صوبائی امراء کے انتخاب کے متعلق ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نوٹس میں یہ بات بار بار لائی گئی ہے۔ کہ انتخاب امراء کے بعد شکوہ اور شکایات کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے عام طور پر وجہ تنازعہ انتخاب کرنے والے ممبران کے متعلق شکایات ہوتی ہیں۔ کہ فلاں ممبر فلاں وجہ سے موزوں نہ تھا۔ اور فلاں فلاں وجہ سے اس لئے اس انتخاب کو مسترد قرار دیا جائے ان مشکلات کے پیش نظر حضور نے یہ فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ تمام صوبہ جات ان ممبروں کے ناموں سے نظارت علیا کو مطلع کر دیں۔ جن کو جماعت کے صوبائی امیر کے انتخاب کا قواعد کے ماتحت حق حاصل ہے۔ ان ممبران کے نام دفتر نظارت علیا میں رجسٹرڈ رہیں گے۔ جن دوستوں کے نام دفتر نظارت علیا رجسٹرڈ نہیں رہیں گے۔ ان کے انتخاب کے متعلق کچھ کہنے پر توجہ نہیں کی جائیگی جب انتخاب امراء کا وقت آئے گا۔ تو انہیں کی رائے کے مطابق انتخاب امیر کیا جائے گا۔ اگر کسی ممبر کے متعلق کسی کو شکایت ہوگی۔ تو اس کا فرض ہوگا۔ کہ انتخاب امیر سے پہلے دفتر ناظر اعلیٰ کو مطلع کر دے۔ تاکہ مناسب اصلاح کر لی جائے۔ لیکن انتخاب امیر کے بعد کسی قسم کی شکایت کو نہ سنا جائیگا

ٹکسال کے ملازموں کا مقدمہ

لاہور ــــ اپنے نامہ نگار سے ــــ ۱۵ مئی

سرکار بنام محسن شاہ کے عنوان پر ٹکسال کے ۱۹ ملازموں کے خلاف کیپٹن مسعود عزیز مجسٹریٹ کی عدالت میں زیر دفعہ ۱۰۷/۱۵۱ تعزیرات ہند جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس کی سماعت ۲۲/۵/۴۸ پر ملتوی ہو گئی ہے۔ آج اس مقدمے میں کسی قسم کی کوئی کارروائی نہیں ہو سکی۔ کیونکہ کیپٹن مسعود عزیز صاحب آج رخصت پر تھے۔

اندور میں ہندو مسلم فساد

اندور ۱۵ مئی۔ آج اندور میں ہندو مسلم فساد پھوٹ پڑنے کی وجہ سے رات کے ساڑھے گیارہ بجے سے صبح ۵ بجے تک کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے ایک ہفتہ تک ہتھیار لیکر چلنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

غیر مسلم طلبا کے وظیفے منسوخ

کراچی ۱۵ مئی حکومت سندھ نے ایسے غیر مسلم طلبا کے وظیفے جو ہندوستان چلے گئے ہیں منسوخ کر دئے ہیں۔ سندھی مسلم طلبا جو ہندوستان کی مختلف یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم تھے واپس بلائے گئے ہیں

پاکستان اسٹیٹ بنک

کراچی ۱۵ مئی۔ پاکستان کے گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح نے ۱۰ مئی کو اسٹیٹ بنک آف پاکستان آرڈر ۱۹۴۸ء منظور کر لیا ہے تاکہ بلا کسی نقصان کے بنک قائم ہو سکے۔ یکم جولائی ۱۹۴۸ء سے بنک کام شروع کر دے گا۔ بنک کا خاص کام ملک کی کرنسی پر کنٹرول قائم رکھنا ہے یہ غیر ملکی تبادلہ زر کا کام بھی کریگا۔ اسٹیٹ بنک پاکستان کی مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے بنکر کی حیثیت سے بھی کام کرے گا۔ اس بنک میں عام آدمیوں کا حساب کتاب نہیں رکھا جائے گا۔ بنک کا جاری کردہ سرمایہ سو روپے کے تین لاکھ حصص میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس میں اکانوے فیصدی حصص حکومت پاکستان لیگی۔ اور بقیہ نو فیصدی حصص عوام خرید سکیں گے کسی بھی شخص کو پانچ سو سے زائد حصص خریدنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ہر حصے پر چار فیصدی سالانہ نفع دیا جائے گا۔ حصص پاکستان میں لائیڈ بنک بڑے ڈاک خانے اور اضلاعی خزانہ میں سے مل سکیں گے

انجمن وطن کے صدر کو نوٹس

کوئٹہ ۱۵ مئی۔ انجمن وطن بلوچستان کے صدر خان عبدالصمد خاں جو کل دو ماہ بعد نظر بندی سے رہا ہوئے ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک حکم کے ذریعہ تین ماہ تک اپنے مکان سے اردگرد پانچ میل کا علاقہ سے باہر نکلنے کی ممانعت کر دی ہے

پاکستان دستور ساز اسمبلی کے قوانین میں ترمیم

کراچی ۱۵ مئی۔ پاکستان دستور ساز اسمبلی کے اجلاس میں سردار عبدالرب نشتر دستور ساز اسمبلی کے قانون ۵ اور ۶ میں یہ ترمیم پیش کرینگے۔ کہ کوئی شخص بھی دستور ساز اسمبلی کے رکن کی حیثیت سے نہیں رہ سکتا۔ یا انتخاب کے لئے کھڑا نہیں ہو سکتا۔ تاوقتیکہ وہ مستقل طور پر پاکستان میں رہائش نہ رکھتا ہو یا وہ ۱۵ اگست سے یا کم از کم چھ ماہ سے پاکستان میں رہائش رکھتا ہو۔ قبل اس کے کہ کسی ممبر کی نشست قانون ۶ کے تحت خالی قرار دی جائے۔ صدر اس متعلقہ ممبر سے مقررہ میعاد میں اس بات کی وجہ دریافت کرے۔ کہ کیوں نہ اس کی نشست خالی قرار دی جائے۔ اس سلسلے میں صدر کا فیصلہ قطعی ہوگا اور کسی عدالت میں یا کسی با اختیار شخصیت کے سامنے اس فیصلہ کے خلاف کوئی اپیل نہ کی جا سکے گی لبعد کی خبروں سے پتہ چلا ہے کہ ترمیمیں پیش کر دی گئیں ہیں وہاں پر

ہندوؤں کی لاری روک لی گئی

لاہور ــــ اپنے نامہ نگار سے ــــ ۱۵ مئی

کل رات کے آٹھ بجے چیرنگ کراس کے علاقے میں ایک لاری جس میں مشرقی پنجاب کے چند ہندو اور ایک سکھ سوار تھا ٹریفک کانسٹیبل کے روکنے کے باوجود گذر گئی پہلے کانسٹیبل کے سیٹی بجانے پر اگلے چوک کے کانسٹیبل نے اُسے روک لیا۔ لاری والے کے پاس چلانے کا پرمٹ نہ تھا۔ لیکن وہ اس کے باوجود گذر جانے پر لضد تھا۔ ہوتے ہوتے وہاں دو چار سو کا مجمع ہو گیا۔ ٹریفک کانسٹیبل موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے لاری کو معہ مسافروں کے تھانہ لے گیا۔ اور ڈرائیور کا چالان کر کے لاری کو جانے کی اجازت دیدی

گاندھی جی کے قاتل کا مقدمہ

نئی دھلی ۱۵ مئی امید ہے کہ گاندھی جی کے قاتل ناتھورام گوڈسے اور دیگر آٹھ افراد پر جن میں مہاسبھا کے سابق صدر مسٹر ساورکر بھی شامل ہیں مئی کے تیسرے ہفتہ میں مقدمہ شروع ہو جائے گا۔ یہ مقدمہ لال قلعہ دہلی میں ہوگا

مکران پر قلات کے اقتدار کا خاتمہ

کوئٹہ ۱۵ مئی مکران پر قلات کے ڈھائی سو سالہ اقتدار کا خاتمہ ہو گیا ہے بہرام خاں کو جسے خاں قلات نے مکران کا گورنر مقرر کیا تھا حکومت بلوچستان کے احکام کے ماتحت ہٹا دیا گیا ہے۔ مسٹر ڈیوس اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ کو انتظامیہ افسر مقرر کر دیا گیا۔

تپ دق کے خلاف مہم

لندن (بحری تار) پاکستان اور ہندوستان کے ضمنی حلقوں میں تپدق پر قابو پانے کی مہم جاری ہو چکی ہے۔ اسی قسم کی ایک مہم برطانیہ میں بھی جاری ہے برطانیہ میں پندرہ اور چوبیس برس کی درمیانی عمر میں مرنے والے نوجوانوں میں نصف کے قریب دق کا شکار ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ برطانیہ میں دق کے خلاف وسیع پیمانے پر مہم جاری کی جا چکی ہے۔

ریاست نابھہ کے ہندوؤں کو خطرہ

نابھہ ــــ اپنے نامہ نگار سے ــــ ۱۵ مئی

ریاست نابھہ کے مشہور قصبہ دھنولہ کے ہندوؤں نے نابھہ کے چیف منسٹر کی خدمت میں ایک میمورنڈم پیش کیا ہے جس میں صاف طور پر یہ لکھا گیا ہے کہ ہمیں سکھوں کی طرف سے فصل ربیع کے فوراً بعد قتل عام کی کھلی کھلی دھمکی دی گئی ہے۔ اس میمورنڈم میں الٹی میٹم دینے والے بعض اکالی لیڈروں کے نام بھی لکھے گئے ہیں۔

ڈی مونٹمورینسی کالج

لاہور ۱۵ مئی۔ بمبئی میں منعقدہ ہندوستانی ڈینٹل کالج کی اس رپورٹ میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ لاہور میں دندان سازی کا ڈی مونٹمورینسی کالج بند ہو گیا ہے۔ مذکورہ بالا کالج اور ہسپتال روزانہ صدہا اشخاص کو طبی امداد بہم پہنچا کر ملک کی خدمت کر رہا ہے حسب سابق گذشتہ اکتوبر کالج میں طلبا کا داخلہ ہوا تھا۔ اور امتحان اس سال مئی اور جون میں منعقد ہونگے

پونے باون لاکھ مہاجرین کی آبادکاری

لاہور ۱۵ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاجرین کی آبادکاری کا کام بہت تیز رفتاری کے ساتھ جاری ہے یکم مئی ۱۹۴۸ء کو ختم ہونے والے ہفتے میں ۵۱۹۳۲۰۰ مہاجرین کو صوبے کے مختلف اضلاع میں آباد کر دیا گیا ہے ان میں سے ۵۵۰۰۰ کو شہروں میں اور بقیہ ۳۷۱۷۰۰ مہاجرین جن میں زراعت پیشہ اور غیر زراعت پیشہ دونوں شامل ہیں۔ دیہات میں آباد کئے گئے ہیں۔

دریائے تاگوس پر پل

لندن (بحری تار) برطانیہ کی مشہور فرم ڈارمن لونگز پرتگال کے ایک دریا تاگوس پر پل بنانے کا ٹھیکہ حاصل کر چکی ہے۔ اس پل پر ۶ کروڑ روپیہ صرف ہوگا

ڈیموکریٹک یوتھ لیگ کے اغراض و مقاصد

لاہور ــــ اپنے نامہ نگار سے ــــ ۱۵ مئی

مغربی پنجاب ڈیموکریٹک یوتھ لیگ کے جنرل سیکرٹری نے نمائندہ الفضل کو بتایا کہ یہ کوئی سیاسی پارٹی نہیں ہے بلکہ اس کا پروگرام معاشی ہے۔ اور اس کے اغراض و مقاصد میں سب سے پہلا فرض عوام پاکستان کی معاشی اور اقتصادی بدحالی کو بہتر بنانا ہے۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت تک یہ مغربی پنجاب اور مشرقی بنگال صرف دو ہی صوبوں میں قائم ہوئی ہے اس میں اور پاکستان کی دوسری پارٹیوں میں یہ فرق ہے کہ اس کا دروازہ ہر مذہب و ملت کے افراد کیلئے وا ہے ایک سوال کے جواب میں مسٹر احسان الحق جنرل سیکرٹری نے بتایا کہ اس پارٹی کا کمیونسٹوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ واضح رہے کہ پارٹی کے ارکان کل صبح دس بجے وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال میں پالیسی کے منشور پر بحث کرنے کے لئے جمع ہو رہے ہیں

فیض آباد میں ہندو مسلم فساد

فیض آباد ۱۵ مئی آج فیض آباد میں ہندو مسلم فساد کے نتیجہ میں متعدد دوکانیں جلا دی گئیں۔ اور لوٹ لی گئیں صورت حال پر قابو پا لیا گیا ہے اور کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ دفعہ ۱۴۴ کے تحت جلوس اور اجتماع پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ پولیس نے کچھ لوٹ کا مال برآمد کر لیا ہے اور گرفتاریاں کی۔

گڑ کی نقل و حرکت سے پابندی اٹھا دی گئی

لاہور ۱۵ مئی مغربی پنجاب کی حکومت نے تمام صوبے میں گڑ کی نقل و حرکت پر سے تمام پابندیاں اٹھا لی ہیں۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے یہ پابندیاں گذشتہ دسمبر میں راہ والی شوگر فیکٹری کے لئے گڑ مہیا کرنے کے لئے عائد کی گئی تھیں۔ اب فیکٹری کے کام کا موسم گزر چکا ہے

۲۲۶ مسلم خواتین کی بازیابی

لاہور ۱۵ مئی اغوا شدہ عورتوں کو واپس لانے کا کام مشرقی اور مغربی پنجاب میں جاری ہے یکم مئی ۱۹۴۸ء کو ختم ہونے والے ہفتہ میں ۲۲۶ اغوا شدہ مسلم عورتیں مشرقی پنجاب کے مختلف اضلاع۔ دہلی اور ہندوستانی ریاستوں سے واپس لائی گئی ہیں اسی عرصہ میں مغربی پنجاب کے مختلف اضلاع میں سے کل ۷۰ غیر مسلم اغوا شدہ عورتوں کو برآمد کیا گیا۔

بچوں کی امداد کے لئے عطیہ

لندن (بحری تار) لندن کے لارڈ میئر نے ۲۳ فروری کو اتحادی اقوام کے اس فنڈ کی شاخ کھولی تھی جس کا مقصد دنیا بھر کے بے گھر بچوں کیلئے روپیہ جمع کرنا تھا۔ اس وقت تک لارڈ میئر کے فنڈ میں ایک کروڑ ۳۰ لاکھ روپے جمع ہو چکے ہیں